مقالات

جناب غازی عزیر - سعودی عرب

قسط (۵) آخری

عقیقہ اور اس کے احکام

اگر ذبح کرنے والا شخص عقیقہ کے متعلق صرف نیت کرلے اور " بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ " پڑھ کر ذبح کر ڈالے اور مولود کا نام نہ لے تو بھی عقیقہ ہو جائے گا۔

عقیقہ کے گوشت کی تقسیم اور استعمال

عقیقہ کے گوشت کی تقسیم و استعمال کے متعلق جو ذبیحۂ اضحیہ کے احکام ہیں، وہی ذبیحۂ عقیقہ کے بھی ہیں۔ یعنی اس میں سے خود اہلِ خانہ کھائیں، صدقہ کریں، ہدیۃً اپنے اعزاء و اقرباء و اصدقاء کو دیں۔ اہلِ خانہ میں سے ماں باپ، بہن بھائی، نانا نانی، خالہ ماموں، چچا تایا، دادا دادی اور پھوپھی وغیرہ اور ان کے اہل و عیال سب ہی لوگ بلا استثناء عقیقہ کا گوشت استعمال کر سکتے ہیں۔ بعض جہلاء نے مشہور کر رکھا ہے کہ بچّہ کی ماں اور ماں کے اہلِ خاندان مثلاً خالہ، ماموں، نانا اور نانی وغیرہ عقیقہ کا گوشت نہیں کھا سکتے، یہ قطعاً درست نہیں ہے [۱]۔ اسی طرح صدقہ کے لیے بھی ایک تہائی یا دو تہائی یا نصف یا چوتھائی یا اور کسی خاص مقدار کی کوئی قید نہیں ہے۔ سید قاسم محمود صاحب عقیقہ کے گوشت کی تقسیم کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"عقیقہ کے گوشت کا زیادہ حصّہ فقیروں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔" [۲]

اور جناب مفتی ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی فرماتے ہیں:

---

[۱] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا مضمون "اسلام اور حقوقِ اطفال" قسط دوم، ماہنامہ میثاق لاہور جلد ۳۰ عدد ۱ اور ۲ ص ۶۲ [۲] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا مرتبہ سید قاسم محمود ص ۱۰۸۲

"عقیقہ کے گوشت کا ایک تہائی حصہ مساکین کو تقسیم کر دینا افضل ہے الخ" [1]

اس سلسلہ میں حق بات یہ ہے کہ صدقہ جتنا زیادہ کیا جائے وہ باعث خیر و برکت و اجر ہے۔ لیکن "ایک تہائی" یا "زیادہ تر حصہ" فقراء و مساکین اور رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کو معیار بنا لینا صحیح اور منصوص نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص عقیقہ کے گوشت سے اپنے عزیز و اقارب اور دوست و احباب کی دعوت و ضیافت کا اہتمام کرے تو ایسا کرنے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے، بہت سے فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے۔ اس دعوت کو عرف الناس میں "طَعَامُ الْخُرْسِ" [2] یا "طَعَامُ الْعَقِيقَةِ" کہتے ہیں۔

اپنی خوشی میں دائی یا دایہ (MIDWIFE) کو شریک کرتے ہوئے، عقیقہ کا گوشت اسے دینا درست ہے، لیکن یہ گوشت اس کی اجرت کے طور پر نہیں بلکہ بطور ہدیہ دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقہ پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح ہدایت فرمائی تھی:

"وَزِنِي شَعَرَ الْحُسَيْنِ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ فِضَّةً وَأَعْطِي الْقَابِلَةَ رِجْلَ الْعَقِيقَةِ" (رواہ البیہقی ص ۳۰۴/۹)

"حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بالوں کو وزن کیا جائے، اس کے وزن کے مساوی چاندی صدقہ کی جائے گی اور دائی کو عقیقہ (کے جانور کا) ایک پیر دیا جائے"

ایک اور روایت میں مروی ہے:

"أَنِ ابْعَثُوا إِلَى الْقَابِلَةِ مِنْهَا بِرِجْلٍ الخ"

(رواہ ابوداؤد فی المراسیل)

"اس میں سے ایک پایہ دائی کو بھیج دو"

نوٹ: عقیقہ کے جانور کی کھال اجرت میں قصاب کو نہ دی جائے بلکہ اس کا صدقہ کر دینا بہتر ہے۔

---

[1] ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی ج ۱ شمارہ ۶ ص ۸۵ مجریہ ماہ ستمبر ۱۹۸۵ء [2] طعام الخرس دراصل یوم پیدائش کی دعوت کو کہتے ہیں۔ (لسان المیزان ص ۳۶۳/۲ اور تحفۃ المودود ص ۵۳) — ادارہ

عقیقہ کے جانور کی ہڈی توڑنے کی کراہت

مولود کے عقیقہ کے امور میں جن چند باتوں کی رعایت ضروری ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذبح کرنے اور کھانے کے وقت کے علاوہ جانور کی ہڈی میں سے کوئی چیز توڑی نہ جائے۔ ذبیحہ کو کاٹتے وقت ہر ہڈی کو جوڑ پر سے بغیر توڑے ہوئے علیحدہ کرنا مستحب ہے۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقوں کے موقعہ پر فرمایا:

"اَنِ ابْعَثُوْا اِلَی الْقَابِلَةِ مِنْهَا بِرِجْلٍ وَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَلَا تَكْسِرُوْا مِنْهَا عَظْمًا" (مراسیل ابی داؤد صہ ۱۶)

"اس میں سے ایک پیر دائی کو بھیج دو، کھاؤ اور کھلاؤ مگر اس کی کوئی ہڈی نہ توڑو۔"

ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ ایسا فرماتے تھے:

"تُقْطَعُ جُدُوْلًا وَلَا يُكْسَرُ لَهَا عَظْمٌ" (سنن البیہقی صہ ۳۰۲/۹)

"اس کے اعضاء الگ الگ کاٹو لیکن اس کی ہڈی نہ توڑو۔"

ابن منذر نے بھی عطاء سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ استاذ شیخ عبداللہ ناصح علوان اس بات کی دو حکمتیں بیان کرتے ہیں" اول یہ کہ اس سے فقراء و اقرباء کے درمیان ہدیہ و طعام کے شرف کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ کسی عضو میں سے کچھ توڑ اور کاٹ کر علیحدہ نہ کرنا بلکہ سالم عضو کسی کو ہدیہ میں پیش کرنا جود و اکرام کی عظیم مثال ہے۔ دوم اس سے مولود کے اعضاء و قوت و صحت اور سلامتی کی نیک خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔" [1]

عقیقہ سے متعلق بعض مروجہ رسومات باطلہ

ہندوستان و پاکستان میں عام طور پر غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں عقیقہ کو محض ایک رسم سمجھا جاتا ہے، جو سراسر اسلامی مزاج کے خلاف ہے۔ اس موقع پر بعض بُری رسومات بھی دیکھنے میں آتی ہیں، مثلاً ناچ رنگ و ڈھول، گانے باجے یا مجلسِ میلاد کا

---

[1] تربیۃ الاولاد فی الاسلام تالیف شیخ عبداللہ ناصح علوان الجزء الاول صہ ۹۶، ۹۷

اہتمام ،گھوڑے پر بچہ کو سوار کرا کر کسی مسجد یا بزرگ کے مزار تک لے جانا، بچہ کے سر پر پھول و سہرا باندھنا، نظر بد سے بچانے کے لیے اس کے چہرے پر کالا ٹیکہ لگانا، منت کے طور پر لڑکے کے کان چھیدنا، سرخ و پیلے رنگ یا کالے و ہرے رنگ کا دھاگا گلے میں لٹکانا یا بازو اور کمر پر باندھنا، کوئی سکہ یا ہڈی کا ٹکڑا یا کانٹا یا لوہے یا چاندی یا سونے کا چاقو گلے میں لٹکانا، بچّہ کے سر کے چاروں طرف روپیہ یا زیور کئی بار گھما کر اس کا صدقہ اور بلائیں اتارنا، بچّہ کے بازو پر امام ضامن باندھنا، کمر میں پٹکا اور تلوار لٹکانا، آبِ زمزم پلانا، نیاز و فاتحہ کرنا اور اس کی شیرینی تقسیم کرنا، ماں باپ کا سج سنور کر دولہا دلہن بننا، جانور ذبح کرنے کے بجائے چائے پارٹی کا اہتمام کرنا وغیرہ یہ سب غیر شرعی اور جاہلانہ رسوم و اختراعات ہیں۔ ان سے خود بچنا اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیئے[1]

عقیقہ کی تشریع کی اہمیت، حکمت اور فوائد

۱۔ اسلام میں نومولود کے حقوق بھی اپنا ایک اہم مقام رکھتے ہیں، ان حقوق میں عقیقہ بھی شامل ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا مضمون "اسلام اور حقوقِ اطفال" طبع شدہ بالاقساط عدیدہ در ماہنامہ میثاق لاہور)

۲۔ بعض روایات میں ہے کہ "جب تک (مولود کا) عقیقہ نہ کیا جائے، برکت و سعادت میں سے اسے بہت کم حصہ ملتا ہے۔" (شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا مرتبہ سید قاسم محمود ص ۱۰۸۲)

۳۔ امام احمد بن حنبلؒ عقیقہ کی اہمیت و حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"هٰذَا فِي الشَّفَاعَةِ يُرِيْدُ أَنَّهُ إِذَا لَمْ يُعَقَّ فَمَاتَ طِفْلًا لَمْ يَشْفَعْ فِي أَبَوَيْهِ"

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۵۹۴ طبع مصر)

"عقیقہ کا تعلق شفاعت سے ہے۔ اگر مولود بچپن میں مرگیا اور اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو تو وہ اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرے گا۔"

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا مضمون "اسلام اور حقوقِ اطفال" قسط دوم ماہنامہ میثاق لاہور ج نمبر ۳۰ عدد ۱ اور ۲ ص ۴۲-۴۳، مجریہ ماہ جنوری و فروری ۱۹۸۱ء۔

۴- صحیح بخاری کی سلمان بن عامر الضبی والی حدیث کی رُو سے عقیقہ کرنے سے بچّہ کی اذیت[1] دور ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب العقیقہ)

۵- عقیقہ مولود کی طرف سے مصائب و آفات سے محفوظ رہنے کا فدیہ ہے۔ (تربیۃ الاولاد فی الاسلام تالیف عبداللہ ناصح علوان الجزء الاول)

۶- شرائع اسلام کی اقامت پر فرحت و مسرت کا اظہار ہے۔

۷- احیائے سنّتِ رسولؐ کے ساتھ خیر و برکت اور اجرِ عظیم کا باعث ہے۔

۸- مولود کی ولادت پر اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

۹- مولود پر والدین کی شفاعت کی ذمہ داری کا نعم البدل ہے۔

۱۰- مولود کی آمد کی خوشی میں دعوتِ طعام کے لیے جمع ہونے والوں کے مابین عدلِ اجتماعی، الفت و محبت اور معاشرہ کے اجتماعی روابط کا قائم و مکمل اور مستحکم ہونا۔

۱۱- طعامِ عقیقہ پر جمع ہونے والوں کا مولود کے لیے اجتماعی طور پر صحت و عافیت کی دعا کرنا۔

۱۲- معاشرہ کے پسماندہ، غریب، فاقہ زدہ اور محروم طبقہ کی مدد ہونا وغیرہ۔

اِن سب خصوصیات کے باعث عقیقہ' اجتماعیت اور شریعت کی ایک اہم اساس اور ضرورت بن جاتا ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ!

---

[1] اذیت سے مراد آلائش و گندگی ہے۔ (ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی۔ محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں، شکریہ ——!